اداریہ

سہ ماہی تحقیقی مجلّہ نورِ معرفت کا موجودہ شمارہ قدرے تاخیر کے ساتھ پیش خدمت ہے۔ یقیناً یہ تاخیر قارئین کے لئے مایۂ تشویش ہوگی۔ میں اس تاخیر کا جواز یہ پیش کروں گا کہ ہماری پہلی ترجیح قومی دھارے کے اندر رہ کر تحقیقی مطالب کو پیش کرنا ہے۔ جس کا ایک بہترین راستہ HEC کی جانب سے Recognition کے ساتھ مجلّہ کی اشاعت ہے۔ لیکن سال 23-2022 کے لئے ہماری رجسٹریشن کی درخواست ہنوز زیر غور ہے۔ یقیناً اس تاخیر سے محققین اور قارئین متاثر ہو رہے ہیں۔ ہم ایچ۔ای۔سی شعبہ ریسرچ اینڈ ڈیویلپمنٹ سے درخواست اور امید رکھتے ہیں کہ مجلّہ ہٰذا جیسے قومی مجلات کو Recognition دیتے ہوئے محققین اور یونیورسٹی کے طلباء کے لئے ریسرچ ورک میں سہولت فراہم کریں! انشاء اللہ جلد ہی ایسا ہی ہوگا۔

جہاں تک مجلّہ نور معرفت کے موجودہ شمارے کے مضامین اور مطالب کا تعلق ہے تو 57 ویں شمارے کا پہلا مقالہ " تحریف عہدین پر قرآنی دلیل۔ تنقیدی، تحلیلی جائزہ" کے عنوان پر مشتمل ہے۔ اس مقالہ میں عہدین (تورات و انجیل) کی تحریف پر قرآنی دلائل کا جائزہ لیا گیا ہے۔ مقالہ نگار نے مربوطہ آیات اور ان کے ذیل میں مفسرین کی مختلف آراء کا حتی الامکان احاطہ کیا ہے۔ انہوں نے عہدین میں نقص اور اضافہ، دونوں معنی میں عہدین کی تحریف کا جائزہ لیا ہے اور اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ قرآن مجید کی آیات سے عہدین کی اصطلاحی تحریف کو ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ قرآن مجید کی بعض آیات توریت وانجیل کو کتب ہدایت کے طور پر پیش کرتی ہیں۔ ہاں، اگر قرآنی آیات ان کتابوں کی تحریف پر دلالت کرتی بھی ہوں تو وہ ان کی معنوی تحریف پر دلالت ہوگی۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اہل کتاب اپنی روزہ مرہ زندگی میں ان کتابوں سے اپنی مرضی کے مطالب اخذ کرتے تھے اور اپنے دنیاوی مطالب کے حصول کی غرض سے ان مطالب کو ان کتابوں اور درنتیجہ خدا کی طرف نسبت دیتے تھے؛ لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ تورات اور انجیل میں لفظی تحریف ہوئی ہے۔

اس شمارے کا دوسرا مقالہ "قرآن اور حدیث کی روشنی میں نماز کے اجتماعی فوائد" کے عنوان سے مزین ہے۔ اس مقالہ کے مطابق نماز کی حکمت یہ ہے کہ انسان کو شائستہ اور اچھی خصوصیات کی سمت ہدایت کرتی ہے۔ نماز نہ صرف خداوند کریم سے قرب اور نزدیکی کا تحفہ لاتی ہے، بلکہ یہ ایک ایسا اعلی ترین مذہبی فریضہ ہے جو معاشرے کی اجتماعی فکر و بصیرت اور نوجوانوں اور بچوں کے کردار پر اثر انداز ہوتا ہے۔ نمازی معاشرہ آہستہ آہستہ کمال اور سعادت کی جانب بڑھتا ہے۔ اس مقالہ کے مطابق نماز جو اپنے دامن میں انفرادی، معاشرتی، سیاسی، دنیوی اور اخروی فوائد اور برکات سمیٹے ہوئے ہے۔ نماز، انسانی قلوب کو ملانے اور مؤمنین کے درمیان ہمدلی اور بھائی چارہ

پیدا کرنے کا سبب ہے۔ نیک دوستوں سے دوستی کی راہ ہموار کرتی ہے۔ بین الاقوامی سطح پر اسلام کی تبلیغ اور سیاسی معاملات میں تبدیلی اور دینی اقتدار کے ایجاد کی باعث ہے۔ نماز کے انہی فوائد کے پیش نظر یہ فریضہ واجب ہوا اور اولیاء الٰہی نے اسے اپنی اہم ترین سفارش کے طور پر لوگوں کے سامنے پیش کیا۔

اِس شمارے کا تیسرا مقالہ بھی مسجد اور نماز سے مربوط ہے۔ "نوجوانوں اور مساجد کے درمیان موثر رابطے میں رکاوٹیں اوران کا حل" کے عنوان کے تحت اس مقالہ کا دعویٰ یہ ہے کہ مساجد، اسلامی معاشرے کی نہ صرف دینی بلکہ معاشرتی، سیاسی، اخلاقی، علمی و تربیتی اور رفاہی تربیت اور قیادت کا مرکز ہیں اور نماز ایک ایسی عبادت ہے جو یوں تو ہر انسان، لیکن خصوصی طور پر نوجوانوں کے قلوب کو نورانیت عطا کرتی ہے۔ مقالہ نگار کے مطابق، مساجد اسلامی معاشرے میں دل کی سی حیثیت رکھتی ہیں۔ مساجد کی برکت سے پورے معاشرے کی رگوں میں علم، تربیت اور راہنمائی کا خون دوڑتا ہے۔ لیکن بدقسمتی سے عصر حاضر میں نوجوان نسل کا مساجد سے کوئی گہرا ربط نہیں ہے۔ بلکہ مساجد اور نوجوانوں کے درمیان موثر تعلق میں متعدد رکاوٹوں حائل ہیں۔ مقالہ ہٰذا میں آئمہ جماعت اور مومنین کا مساجد میں مناسب تعلیم و تربیت، معنوی، روحانی اور ورزشی ماحول کے فقدان کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جو نوجوان اور مسجد کے درمیان فاصلے کا سبب بنتا ہے۔ اسی طرح تمام عناصر جو مساجد اور عبادات پر تاثیر گزار ہیں مثلاً مساجد کا شہروں سے زیادہ فاصلے پر ہونا، مسجد کی ظاہری ساخت اور مناسب حفظان صحت کی کمی وغیرہ کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ اس مقالہ میں یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ موجودہ عصر میں جس میں نوجوان نسل میں انارکی اور افراتفری کا شکار ہے؛ معاشی، معاشرتی، اخلاقی اور جنسی جرائم عام ہو رہے ہیں، اس دور میں ضروری ہے کہ نوجوان نسل اور مساجد کے درمیان رابطہ استوار کیا جائے اور مساجد کے ماحول کو حتی الامکان تنگ نظری، مذہبی شدت پسندی، تعصب اور عدم برداشت کے رجحانات سے پاک کرنے کے ساتھ ساتھ نوجوانوں کے لئے زیادہ سے زیادہ جاذب بنایا جائے۔ مساجد کو تعلیمی اور ثقافتی مراکز کی حیثیت حاصل ہونی چاہیے۔

"واقعۂ کربلا کی اردو شعری ادبیات پر تاثیر: آزاد کشمیر کے تناظر میں" کے عنوان کے تحت مجلّہ نور معرفت کے موجودہ شمارے کا چوتھا مقالہ جہاں مظلومِ کربلا، سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کی بے مثال قربانی اور جہاد کی یاد دلاتا ہے، وہاں یہ مقالہ کشمیر کی موجودہ کربلا کی طرف بھی اہل عالم کی توجہ جذب کرتا ہے۔ یہ مقالہ آزاد کشمیر کے ادبی پس منظر کو اجاگر کرتا ہے۔ مقالہ نگار کے مطابق اس خطہ میں اردو شاعری کی روایت تین صدیوں پر محیط ہے۔ اردو شاعری کی تمام اصناف پر واقعہ کربلا کی ایک مخصوص تاثیر حاکم رہی ہے اور آزاد کشمیر کے شعراء نے اپنی غزل، منقبت، سلام، مرثیہ، نظم، رباعیات، قطعوں اور دیگر اصناف میں واقعہ کربلا کے دوام و عروج کو موضوع بنا کر کربلا کو سفینہ نجات قرار دیا ہے جس کے نتیجے میں واقعہ کربلا نے اہل کشمیر کو استبدادی اور استعماری

حکمرانوں کے خلاف انقلابی جدوجہد کا جذبہ مہیا کیا ہے۔ خلاصہ یہ کہ کشمیر کی دردناک صورت حال کو دیکھ کر یہاں کے شعرا کو سانحہ کربلا کی ایک دم یاد آجاتی ہے۔

اس شمارے کے پانچویں مقالے میں جدید سائنسی دور کا ایک اہم مسئلہ یعنی ڈی این اے رپورٹ کی قانونی اور شرعی حیثیت کے عنوان سے زیرِ بحث لایا گیا ہے۔ اس مقالہ میں عصر حاضر میں فرانزک رپورٹس کی قانونی و شرعی حیثیت کو واضح کیا گیا ہے اور اس حوالے سے اسلامی فقہ کے بنیادی اصول و قواعد واضح کیے گئے ہیں۔ "فمینزم کی تاریخ اور اسباب" پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ اس مقالہ کے مطابق، فیمینزم کی تحریک کی نشات کا اصل موجب مغربی دنیا میں اکثر تاریخی ادوار میں خواتین کی بے بسی، درماندگی، بیچارگی اور نامناسب حالت تھی۔

اس مقالہ میں فیمینزم کی تشکیل کے مراحل کو تاریخی طور پر تین اَدوار اور اَمواج میں تقسیم کیا گیا ہے اور ہر ایک کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے۔ اس مقالہ میں یہ نتیجہ لیا گیا ہے کہ فیمینزم کی تحریک، عصر حاضر کی ایک اہم ترین تحریک ہے جو خواتین کے ساتھ امتیازی سلوک کے خاتمے کا مطالبہ کرتی ہے۔ لیکن اگر اس تحریک کے علمبرداروں کے فکر و عمل کا بغور مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ فمینزم کی تحریک جن بنیادوں پر خواتین کے حقوق کا دعویٰ کرتی ہے وہ اصول عورت کی بحیثیت انسان عزت اور وقار سے ہماہنگ نہیں ہیں ۔ لہٰذا ضروری ہے کہ مسلم ممالک خواتین کی عزت و وقار اور ان کی سیاسی، سماجی فعالیت کے لئے وہ ماحول فراہم کریں جو اسلامی عورت کو عطا کرتا ہے اور یورپ سے درآمدہ فیمینزم کی ثقافتی یلغار سے بچنے کا بندوبست کریں۔

اس شمارے کا چھٹا مقالہ "حضرت موسیٰ اور خضر (ع) کی داستان واقعہ کی روشنی میں مربی اساتذہ کی خصوصیات کا ماڈل" کے عنوان کے تحت تعلیم و تربیت کے باب میں راہگشا مطالب پر مشتمل ہے۔ اس مقالے کی تحریر کا مقصد تربیت اساتذہ کا ایک ایسا ماڈل دریافت کرنا ہے جس کی بنیاد پر مربی اساتذہ کا درست انتخاب ممکن ہو اور مربی اساتذہ اپنی صلاحیت میں صحیح سمت میں اضافہ کر سکیں۔ اس مقالہ کے مطابق حضرت موسیٰ اور خضر علیہا السلام کے قرآنی واقعہ میں مربی اساتذہ کی تین عمدہ خصوصیات یعنی عبودیت، شرح صدر اور خاص علم بیان کی گئی ہیں۔

لہٰذا مقالہ ہٰذا میں عبودیت کے بنیادی عناصر کو اجاگر کیا گیا ہے۔ نیز شرح صدر اور خاص علم کے عناوین کی بھی تسلی بخش توضیح پیش کی گئی ہے۔ مقالہ نگار کے مطابق مربی اساتذہ کی تربیت کے معاملے میں اسلام کا نظریہ، مابعد جدیدیت کے نظریہ سے مختلف ہے۔ اس نظریہ کی انفرادی خصوصیات کو حضرت موسی و خضر علیہا السلام کے واقعہ میں بخوبی دریافت کیا جا سکتا ہے۔ اس واقعہ سے ہدایت پاتے ہوئے مربی اساتذہ، اساتید کی ظرفیت بڑھاتے ہیں۔ مربی اساتذہ میں شرح صدر جیسی خصوصیت پیدا کرتے ہیں جو اساتذہ میں قوت اور برداشت بڑھاتی ہے اور شرح صدر بذات خود اساتذہ کے لئے "خاص علم" کے حصول کے مقدمات فراہم کرتا ہے۔ یعنی وہ

بلاواسطہ خدا سے علم حاصل کر سکتے ہیں۔ خلاصہ یہ کہ مربی کو اس علم کی تگ و دو میں رہنا چاہیے کیونکہ اساتذہ کو اس علم کی تعلیم دے جس سے وہ بہرہ نہ ہوئے ہوں یا جن میں ان کی عقل کی نشو نما ہو تاکہ وہ اس قابل بن سکے کہ طالب علموں کی بہتر طریقہ سے تربیت کر سکے۔

موجودہ شمارے کا آخری مقالہ " کتاب شناسی کی روش–تاریخ طبری: ایک نمونہ " کے عنوان کے تحت منبع یا کتاب شناسی کی روش اور Methodology پر بحث کرتا ہے۔ اس مقالہ کے مطابق کتاب شناسی میں اس بات کا خاص خیال رکھنا ضروری ہے کہ تمام علوم وفنون میں چند کتابیں بنیادی حیثیت رکھتی ہیں، جنہیں درجہ اول کے منابع یا (First Hand Sources) یا حوالہ جاتی کتب (Reference Books) کہا جاتا ہے۔ یہی کتابیں اس شعبہ علم و فن سے منسلک طالب علم کی اولین ضرورت ہوتی ہیں۔ اس لیے پہلے مرحلے میں ایسی کتب کی شناخت، آگاہی اور ان کے حصول کی تگ ودو کرنی چاہیے۔

خلاصہ یہ کہ مقالہ نگار کے مطابق کسی بھی فن کی کتاب کے تعارف میں کتاب کا اجمالی تعارف، کتاب کے مطالب، عنوان، موضوع، منابع، مطالب ترتیب و تقسیم بندی، مطالب کی کیفیت اور سطح کا بیان اور کتاب کی طباعت بیان کی جائے۔ اس کے علاوہ ضروری ہے کہ کتاب شناسی میں مؤلف کے تعارف، مولف کے آثار اور تالیفات اور پیش نظر کتاب کی تالیف کے بارے میں مولف کا انگیزہ اور تالیف کے اسباب بیان کیے جائیں۔ کتاب کی نوع اور روش تالیف بیان کی جائے، کتاب کے بنیادی ماخذ اور منابع اور ان کی حیثیت اجاگر کی جائے۔ کتاب کے مطالب، کتاب کی مختلف جلدوں اور اس کی طباعت اور مطبوعہ نسخوں کے بارے میں حتی الامکان میسر معلومات فراہم کی جائیں۔ اس مقالے کا حسن یہ ہے کہ مولف نے تاریخ طبری کے تعارف کے ضمن میں کتاب شناسی کے تمام عمدہ اصول اور روش کا عملی نمونہ پیش کیا ہے۔

یقینا 7 علمی، تحقیقی مقالات پر حاوی مجلّہ نور معرفت کا یہ 57واں شمارہ ہمارے قارئین کی علمی پیاس کی تسکین کا موجب ہو گا اور ان شاء اللہ ہماری یہ کاوش مقالہ نگاروں اور مجلّہ کی ٹیم کے لئے مایۂ اجر و ثواب اور قارئین کے لئے مایۂ علم و معرفت قرار پائے گی۔

مدیر مجلّہ،
ڈاکٹر محمد حسنین نادرؔ